www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فکر و نظر

تحفظِ ناموسِ رسالتؐ کے بعد......

دینی جماعتوں، شمع رسالت کے پروانوں اور حکومت کے درمیان بڑھتا ہوا تصادم فوری طور پر ٹل گیا ہے۔ ۱۶؍ مئی ۲۰۰۰ء کو جنرل پرویز مشرف نے ترکمانستان کے دورہ سے واپسی پر قانونِ توہین رسالت (۲۹۵۔ سی) کے تحت FIR درج کرانے کے پرانے طریقے کو بحال کرنے کا اعلان کیا۔ ۱۷؍ مئی کے تمام اردو اخبارات نے ماسوائے ایک کثیر الاشاعت روزنامے کے، اس اعلان کو شاہ سرخی کی شکل میں شائع کیا۔ جنرل پرویز مشرف نے اعلان کیا کہ

> "حکومت نے توہین رسالت ایکٹ میں کوئی ترمیم نہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ علماءِ کرام و مشائخ عظام متفقہ طور پر چاہتے ہیں کہ ایف آئی آر براہِ راست ایس ایچ او کے پاس درج ہو۔ انہوں نے کہا کہ مجھے ان سب کا احترام ہے اور اس سے بڑھ کر عوام بھی یہی چاہتے ہیں کہ ایف آئی آر کے طریقہ کار میں تبدیلی نہ ہو۔ میں نے فیصلہ کیا کہ تمام کا یہی فیصلہ ہے کہ اب بھی ایس ایچ او کے پاس ہی براہِ راست ایف آئی آر درج ہو سکے۔ توہین رسالت کے تحت ایف آئی آر کے حوالے سے حکومت جو مجوزہ تبدیلی لانا چاہ رہی تھی، اس پر علماء کی رائے حکومت کے لئے بہت راہنمائی کا سبب بنی۔ انہوں نے کہا کہ توہین رسالت کا قانون پی پی سی۔ ۲۹۵ سی کا حصہ ہے، نہ تو اس میں تبدیلی ہو سکتی ہے، نہ ہی کوئی مسلمان اسے بدل سکتا ہے، کوئی اسے تبدیل کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتا۔ جو معاملہ سامنے آیا ہے وہ ایف آئی آر کے اندراج میں ایک معمولی تبدیلی کا تھا جس کے تحت یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ ایسا معاملہ ڈپٹی کمشنر کے نوٹس میں لایا جائے گا جو اس پر FIR درج کرنے یا نہ کرنے کا فیصلہ کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ میں علماء کا بے حد احترام کرتا ہوں اور میں نے حکام کو علما کے ساتھ رابطے کی ہدایت کی ہے" (روزنامہ "نوائے وقت")

پاکستان کے چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف کا یہ اعلان بے حد دانش مندانہ ہے۔ انہوں نے عوام کی رائے کا احترام کرتے ہوئے قانونِ توہین رسالت کے نفاذ کے طریقہ کار میں تبدیلی کے متعلق اپنے اعلان کو واپس لے لیا ہے۔ یہ بات قابل تعریف ہے کہ انہوں نے ایک فوجی حکمران ہونے کے باوجود اسے اپنی انا کا مسئلہ نہیں بنایا۔ ان کے اس فیصلہ سے پاکستان ایک اچھے خاصے داخلی بحران اور انتشار سے بچ گیا ہے۔ ملک کی تمام دینی جماعتوں، مسلم لیگ اور دیگر رائے عامہ کے طبقات نے ۱۹ مئی کو مکمل ہڑتال کا اعلان کر رکھا تھا، اگر یہ اعلان نہ کیا جاتا، تو یہ ہڑتال حکومت اور دینی جماعتوں کے درمیان

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطرناک تصادم کی صورتِ بھی اختیار کر سکتی تھی، جس کا ایک منظر ۱۱ مئی کو لاہور میں دیکھا جاچکا ہے۔

دینی جماعتوں کی قیادت مبارکباد کی مستحق ہے کہ اس کے بروقت احتجاج اور دینی حمیت کے اظہار کی وجہ سے حکومت کو صحیح فیصلہ کرنے میں راہنمائی میسر آئی اور بالآخر حکومت اور دینی طبقہ کے درمیان خوفناک محاذ آرائی کا سلسلہ وقتی طور پر رک گیا ہے۔ مگر انہیں حکومت کے فیصلہ واپس لینے کے اعلان کو "عظیم کامیابی" قرار دے کر مستقبل کے بارے میں غافل نہیں ہوجانا چاہئے۔ ان کا کام یہیں پر ختم نہیں ہوگیا۔ اگر وہ پاکستان کے اسلامی تشخص کو برقرار رکھنے میں سنجیدہ ہیں تو انہیں اس کے لئے ایک جامع منصوبہ اور قابل عمل حکمتِ عملی وضع کرنی ہوگی۔ تحفظ ناموسِ رسالتؐ اور لادین این جی اوز کے مکمل خاتمے اور استیصال کے لئے ایک طویل صبر آزما جدوجہد کرنی ہوگی۔ اب این جی اوز کا نیٹ ورک خاصا پھیل چکا ہے، یہ دوچار کی بات نہیں ہے، سینکڑوں بلکہ ہزاروں تنظیموں کا معاملہ ہے جو شہر شہر، بستی بستی اس مملکتِ خداداد کی نظریاتی اساس کے خلاف کام کر رہی ہیں۔ دین پسند اور محب وطن عناصر کے مستقبل کے لائحہ عمل کے لئے چند ایک نکات پیش خدمت ہیں جن پر غوروفکر کے بعد عملی اقدامات اٹھانے کی فوری ضرورت ہے:

(۱) پاکستان کے دینی طبقہ اور دائیں بازو کے دانشوروں کو جدید مغربی استعمار اور این جی اوز کے نیٹ ورک کو نیو ورلڈ آرڈر کے تناظر میں دیکھنے کی سنجیدہ کاوش کرنی چاہئے۔ این جی اوز ترقی اور انسانی حقوق کے پردے میں استعماری یورپ کی ثقافتی استعماریت کو مسلمان ممالک میں فروغ دینا چاہتی ہیں۔ ان کا بنیادی فلسفہ پاکستان جیسے نظریاتی معاشروں کو تہذیب مغرب کے رنگ میں رنگنا ہے۔ ہماری اسلامی اقدار کو ختم کرنا ان کا اوّلین ہدف ہے۔ جب تک ہم ان کے اصل عزائم کا ادراک نہیں کریں گے، ان کے خلاف مؤثر تحریک برپا نہیں کی جاسکے گی۔

(۲) پاکستان کے تعلیمی اداروں میں جدید نسل کو NGOs کے خوفناک خفیہ عزائم کے متعلق آگاہ کرنا ضروری ہے، ان کے مذموم مقاصد کو بے نقاب کیا جائے اور نوجوان نسل کو ان کے خلاف منظم کیا جائے۔

(۳) این جی اوز سیکولر، اشتراکی اور ملحد طبقہ کی آماجگاہیں ہیں۔ ابھی حال میں بائیں بازو کی نو جماعتوں نے ایک سیمینار میں ۲۹۵۔ سی کے خاتمہ کے لئے جدوجہد کرنے کا اعلان کیا۔ اشتراکی ملحدوں کی ان باقیاتِ سیئات پر نگاہ رکھنے کی ضرورت ہے۔

(۴) قادیانیوں کو این جی اوز کی صورت میں بہترین پلیٹ فارم ہاتھ آگیا ہے۔ اس طرح وہ اپنی حقیقت کو بڑی کامیابی سے چھپائے ہوئے ہیں۔ معروف ترین این جی اوز پر قادیانیوں اور غیر مسلموں کا قبضہ ہے۔ پاکستان انسانی حقوق کمیشن جو مؤثر ترین این جی او ہے، یہ حقیقت میں "قادیانی حقوق کمیشن" کا کردار ادا کر رہا ہے، اس کے کرتادھرتا افراد میں سے عاصمہ جہانگیر، حنا جیلانی، آئی اے رحمان قادیانی ہیں۔ اس کے ارکان میں جو قادیانی نہیں بھی ہیں، وہ قادیانیت نواز ضرور ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمارے علماء جو ابھی تک صرف مرزا غلام احمد قادیانی کی تصانیف کا جواب دینے میں مصروف ہیں، انہیں چاہئے کہ این جی اوز کے لٹریچر کا گہری نگاہ سے مطالعہ کریں اور ان کے خلاف ایک علمی تحریک پیدا کریں۔ اس سلسلے میں کالجوں اور یونیورسٹی کے پروفیسر مؤثر کردار ادا کر سکتے ہیں۔

(۵) اسلام کے فلاح و بہبود کے نظام کو نئے سرے سے متحرک کرنے کی ضرورت ہے۔ لادین این جی اوز ترقی کے نام پر معصوم مسلمانوں کو بیوقوف بنا رہی ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ مسلمانوں کی طرف سے ترقی کے معاملات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا جائے، اسے بھی ثواب کا کام سمجھ کر سرانجام دینا چاہئے تاکہ اس میدان میں مغربی این جی اوز کا غلبہ ٹوٹ جائے۔

(۶) لاہور اور دیگر بڑے شہروں میں اسلام دشمن اور پاکستان کے خلاف سازشوں میں ملوث ایک ایک این جی او کے مفصل کوائف جمع کئے جائیں۔ ان کی ملک دشمن سرگرمیوں کو ذرائع ابلاغ کے ذریعے بے نقاب کیا جائے۔ نوجوانوں کے گروہوں کو ان کے تعاقب میں چھوڑا جائے تاکہ وہ ہر وقت ان کی نقل و حرکت اور مذموم سرگرمیوں پر نگاہ رکھیں۔

(۷) تمام دینی جماعتیں مشترکہ مطالعاتی مرکز قائم کریں جس میں این جی اوز کے متعلق اعداد و شمار اور رپورٹیں مرتب کر کے پریس میں شائع کروائی اور حکومت کو پیش کی جائیں۔

(۸) جدید دور میں کوئی بھی تحریک جدید ذرائع ابلاغ: ٹیلی ویژن، اخبارات، ویڈیو کیسٹ، ریڈیو، لٹریچر، انٹرنیٹ وغیرہ کے بغیر مؤثر طریقے سے چلانا مشکل ہے۔ جدید ذرائع ابلاغ کے حصول کے لئے بھاری سرمائے کی بھی ضرورت ہے۔ اسلام سے محبت کرنے والے سرمایہ داروں اور مخیر حضرات کو جدید ذرائع ابلاغ کی سہولتیں بہم پہنچانے کے لئے ہر ممکن کاوش کرنی چاہئے۔

(۹) پاکستانی اخبارات میں کام کرنے والے صحافیوں کی اچھی خاصی تعداد اسلام پسندوں پر مبنی ہے، مگر وہ اتنے متحرک نہیں ہیں جتنا کہ لبرل اور لادین صحافی ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اسلام پسند صحافیوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کیا جائے۔ یہی وہ طبقہ ہے کہ اگر بیدار ہو جائے تو اسلام دشمن این جی اوز کو بے نقاب کر سکتا ہے۔ عاصمہ جہانگیر کی ساری چلت پھرت اخباری پذیرائی کی وجہ سے ہے۔ اگر اخبارات اس یہود کی ایجنٹ بے حمیت عورت کی مکروہ تصویر عوام کو دکھا دیں تو یہ پاکستان سے فرار ہو جائے گی۔

(۱۰) عورتوں کے حقوق کے نام پر مغرب زدہ بیگمات اپنی این جی اوز کے ذریعے عورتوں میں شعور کی آڑ میں فتور پھیلا رہی ہیں۔ جدید تعلیم یافتہ اسلام پسند خواتین کو ان کے اصل عزائم سے آگاہ کیا جائے اور اسلامی تعلیمات پر مبنی خواتین کی تنظیمیں قائم کی جائیں۔ پہلے سے قائم ایسی تنظیموں کو متحرک کیا جائے۔

(۱۱) اسلام دشمن این جی اوز کی مخفی سرگرمیوں کو اخبارات میں شائع کرانے کے ساتھ ساتھ، حکومت کو بھی ان کے متعلق آگاہ کیا جائے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ